حدیث وسنت

حافظ حسن مدنی

احادیث میں توہین رسالت ﷺ کے واقعات

ان دنوں اہانتِ رسول ﷺ پر دنیا بھر میں ایک ہنگامہ برپا ہے، اور عالم کفر اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر یہ 'حق' چھیننے پر تلا بیٹھا ہے کہ وہ دنیا کی مقدس ومتبرک ترین شخصیت کی من مانی توہین کی اجازت حاصل کرے۔ اس مسئلہ کی دیگر تفصیلات سے قطع نظر ذیل میں ان احادیث کو ذکر کیا جاتا ہے جن میں دورِ نبویؐ میں توہین رسالت کرنے والوں کے واقعات درج ہیں کہ رحمتہ للعالمین ﷺ نے ایسے گستاخان کے ساتھ خود کیا سلوک روا رکھا؟ یہ احادیث جہاں ایک مسلمان کے ایمان وایقان کو تازہ کرتی ہیں، وہاں اسلام کے اہانت انبیا پر غیر متزلزل موقف کی بھی عکاس ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو اپنے نبی کے حقوق پورے کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَبَّ نَبِيًا قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابَهُ جُلِدَ» (الصارم المسلول،ص ۹۲)

"جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے کسی صحابی کو گالی دی، اسے کوڑے مارے جائیں گے۔" (احکام اہل الذمہ لابن قیم ۱/۲۷۵)

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

"اگر اس حدیث کی صحت ثابت ہوجائے تو یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ نبی کریم کو گالی دینے والے کو قتل کرنا واجب ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کئے بغیر قتل کیا جائے گا، نیز یہ کہ قتل اس کے لئے حد شرعی ہے۔"

اس سلسلے میں مختلف صحابہ کرامؓ کے فرامین حسبِ ذیل ہیں:

✳ حضرت ابوبکرؓ کا فرمان ہے:

لا واللہ ما کانت لِبَشر بعد محمد ﷺ (سنن ابوداؤد: ۴۳۶۳، صحیح) مختصراً

"اپنی توہین کرنیوالے کو قتل کروا دینا محمد ﷺ کے علاوہ کسی کے لئے روا نہیں ہے۔"

www.KitaboSunnat.com

✳ حضرت عمرؓ کے پاس ایک آدمی لایا گیا کہ وہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہتا تھا تو فرمایا:
من سبَّ الله أو سبَّ أحدا من الأنبياء فاقتلوه (الصارم المسلول:ص ۴۱۹)
''جس نے اللہ کو یا انبیاے کرامؑ میں سے کسی کو گالی دی تو اسے قتل کردیا جائے۔''

✳ حضرت علیؓ نے حکم دیا کہ ''جس نے رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، اس کی گردن ماردی جائے۔'' (مصنف عبدالرزاق: ج۵ص ۳۰۸)

✳ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا فرمان ہے:
أَيُّمَا مُسْلِمٍ سَبَّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَقَدْ كَذَبَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهِيَ رِدَّةٌ يُسْتَتَابُ فَإِنْ رَجَعَ وَإِلاَّ قُتِلَ وَأَيُّمَا مُعَاهِدٍ عَانَدَ فَسَبَّ اللهَ أَوْ سَبَّ أَحَدًا مِنَ الأَنْبِيَاءِ أَوْ جَهَرَ بِهِ فَقَدْ نَقَضَ الْعَهْدَ فَاقْتُلُوهُ (زاد المعاد ۵/۶۰)
''جس مسلمان نے اللہ یا اس کے رسول یا انبیا میں سے کسی کو گالی دی، اس نے اللہ کے رسول ﷺ کی تکذیب کی، وہ مرتد سمجھا جائے گا اور اس سے توبہ کروائی جائے گی، اگر وہ رجوع کرلے تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کردیا جائے گا اور جو معاہدہ کرنے والا شخص خفیہ یا اعلانیہ، اللہ یا کسی نبی کو بُرا کہے تو اس نے وعدے کو توڑ دیا، اس لئے اسے قتل کردو۔''
اسی حوالے سے دورِ نبویؐ کے واقعات اور ان پر نبی کریم ﷺ کا ردّعمل ملاحظہ فرمائیں:

① واقعہ کعب بن اشرف

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ؟» قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ «نَعَمْ» . قَالَ: إِئْذَنْ لِي فَلاَ قُلْ ، قَالَ: «قُلْ» ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَ ذَكَرَ مَابَيْنَهُمَا ، وَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ أَرَادَ صَدَقَةً وَ قَدْ عَنَّانَا ، فَلَمَّا سَمِعَهُ، قَالَ: وَأَيْضًا ، وَاللهِ لَتَمَلَّنَّهُ قَالَ: إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الآنَ ، وَنَكْرَهُ أَنْ نَدَعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ أَمْرُهُ، قَالَ: وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَاتَرْهَنُنِي قَالَ: مَا تُرِيدُ قَالَ: تَرْهَنُنِي نِسَائَكُمْ . قَالَ: أَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ أَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا قَالَ لَهُ: تَرْهَنُونِي أَوْلاَدَكُمْ . قَالَ يُسَبُّ ابْنُ أَحَدِنَا ، فَيُقَالَ:

www.KitaboSunnat.com

رُهِنَ فِي وَسَقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَكِنْ نَرْهَنُكَ اللأْمَةَ - يَعْنِي السِّلاحَ- قَالَ: نَعَمْ . وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَأَبِي عَبَسِ بْنِ حَبِيبٍ وَ عُبَّادِ بْنِ بَشْرٍ قَالَ: فَجَاؤُوا فَدَعَوهُ لَيْلًا فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: إِنِّي لأَسْمَعُ صَوتًا ، كَأَنَّهُ صَوتُ دَمٍ قَالَ: إِنَّمَا هٰذَامُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَأَبُو نَائِلَةَ ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَأَجَابَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ: إِنِّي إِذَا جَاءَ فَسَوفَ أَمُدُّ يَدِي إِلَى رَأْسِهِ . فَإِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ ، نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ ، قَالَ: نَعَمْ ، تَحْتِي فُلَانَةٌ ، هِيَ أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ: فَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشُمَّ مِنْهُ- قَالَ: نَعَمْ ، فَشَمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَعُودَ قَالَ: فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ، ثُمَّ قَالَ: دُونَكُمْ . قَالَ فَقَتَلُوهُ (صحیح مسلم ۱۸۰۱، بخاری ۴۰۳۷)

''حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے میں اس سے کچھ بات کروں (یعنی میں اس سے مصلحت کے مطابق باتیں کروں، جن سے آپؐ کی برائی تو ہوگی، لیکن اس سے وہ میرا اعتبار کرلے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہہ! (جو مصلحت ہو)۔ وہ کعب کے پاس آئے، اس سے باتیں کیں، اپنا اور محمد ﷺ کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص (یعنی رسول اللہ ﷺ) نے صدقہ لینے کا ارادہ کیا ہے اور ہمیں تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا: بخدا ابھی تم کو اور تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: اب تو ہم نے اس کی اتباع کرلی ہے اور اس کو اس وقت تک چھوڑنا بُرا معلوم ہوتا ہے، جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لیں۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے ایک وسق یا دووسق قرض دے دو۔ کعب نے کہا: تم کیا چیز گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ نے پوچھا: تو کیا چاہتا ہے؟ کعب نے کہا: تم اپنی عورتوں کو میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا: تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہو، ہم اپنی عورتیں کیونکر تیرے پاس گروی رکھ دیں؟ کعب نے کہا: اچھا! اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ محمد نے

www.KitaboSunnat.com

کہا: ہمارے بیٹے کو لوگ طعنہ دیں گے کہ کھجور کے ایک وسق کے لئے گروی رکھا گیا تھا۔ البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گروی رکھ دیں گے۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے! پھر محمد بن مسلمہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حارث (بن اوس)، ابوعبس بن حبیب اور عباد بن بشر کو لے کر آؤں گا۔ یہ آئے اور رات کو اسے بلایا۔ جب وہ ان کی طرف جانے لگا تو اس کی بیوی نے کہا: مجھے ایسے لگتا ہے جیسے اس آواز سے خون ٹپک رہا ہو۔ کعب نے کہا واہ! یہ تو محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی ابونائلہ ہیں اور باہمت مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو بھی اسے لڑائی کے لئے بلایا جائے تو چلا آئے۔ محمد (بن مسلمہ) نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا کہ جب کعب آئے گا تو میں اپنا ہاتھ اس کے سر کی طرف بڑھاؤں گا اور جب وہ میری گرفت میں آ جائے تو تم اپنا کام کر جانا۔ پھر کعب خوشبو لگائے ہوئے آیا تو اُنہوں نے کہا: تم سے کتنی عمدہ خوشبو آ رہی ہے۔ کعب نے کہا: ہاں! میرے ہاں فلاں عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھ لوں۔ کعب نے کہا: ہاں اجازت ہے! محمد نے اس کا سر سونگھا، پھر پکڑا پھر سونگھا پھر کہا: اگر اجازت دو تو دوبارہ سونگھ لوں؟ اور اسے اچھی طرح تھام لیا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: اس کا کام تمام کر دو! اُنہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو خبر دی۔''

② نابینا شخص کا اپنی گستاخ لونڈی کو قتل کرنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمى كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمَّ وَلَدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنها اِبْنَان، وَ كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ تَسُبُّهُ فَيَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِي، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيلَةٍ، ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيهِ، فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيهِ فَقَتَلْتُهَا، فَأَصْبَحَتْ قَتِيلًا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ: «أَنْشُدُ اللهَ: رَجُلًا لِي عَلَيهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلاَّ قَامَ» فَأَقْبَلَ الأَعْمى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمُّ وَلَدِي، وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِيَ مِنْهَا إِبْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَينِ، وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَشْتُمُكَ فَأَنْهَاهَا فَلاَ تَنْتَهِي أَزْجُرُهَا فَلاَ تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ

الْبَارِحَةُ ذَكَرَتْكَ فَوَقَعَتْ فِيكَ قُمْتُ إِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أَلَا اشْهَدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ»

''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی ایک (امّ ولد) لونڈی تھی جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ اکثر اللہ کے رسول ﷺ کو بُرا بھلا کہتی۔ نابینا اسے ڈانٹتا لیکن وہ نہ مانتی، منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے بُرا بھلا کہا، وہ شخص کہتا ہے: مجھ سے صبر نہ ہوسکا، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں دھنسا دیا، وہ مرگئی۔ صبح جب وہ مردہ پائی گئی تو لوگوں نے اس کا تذکرہ نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا: میں اسے خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جس نے یہ کام کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو، یہ سن کر وہ نابینا گرتا پڑتا آگے بڑھا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ میرا کام ہے، یہ عورت میری لونڈی تھی اور مجھ پر بہت مہربان اور میری رفیق تھی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیرے جیسے بچے ہیں، لیکن وہ اکثر آپ ﷺ کو بُرا کہتی تھی، میں منع کرتا تو نہ مانتی، جھڑکتا تو بھی نہ سنتی، آخر گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کا تذکرہ کیا اور آپ ؐ کی گستاخی کی، میں نے خنجر اٹھایا اور اس کے پیٹ میں مارا، یہاں تک کہ وہ مرگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب لوگو گواہ رہو، اس لونڈی کا خون رائیگاں ہے۔'' (صحیح سنن نسائی: ۳۷۹۴، سنن ابوداود: ۴۳۶۱ 'صحیح')

③ عمیر بن اُمیہ کا اپنی گستاخ بہن کو قتل کرنا

عَنْ عُمَيرِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أُخْتٌ فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ آذَتْهُ فِيهِ وَشَتَمَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَت مُشْرِكَةً فَاشْتَمَلَ لَهَا يَوْمًا عَلَى السَّيْفِ ثُمَّ أَتَاهَا فَوَضَعَهُ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَقَامَ بَنُوهَا فَصَاحُوا وَقَالُوا قَدْ عَلِمْنَا مَنْ قَتَلَهَا أَفَتُقْتَلُ أُمُّنَا وَ هَؤُلاَءِ قَوْمٌ لَهُمْ آبَاءٌ وَأُمَّهَاتٌ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا خَافَ عُمَيرٌ أَنْ يَقْتُلُوا غَيرَ قَاتِلِهَا ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: «أَقَتَلْتَ أُخْتَكَ» قَالَ: نَعَمْ قَالَ: «وَلِمَ؟» قَالَ: إِنَّهَا كَانَت تُؤْذِينِي فِيكَ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى بَنِيهَا فَسَأَلَهُمْ، فَسَمُّوا غَيرَ قَاتِلِهَا، فَأَخْبَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَهْدَرَ دَمَهَا

''حضرت عمیر بن اُمیہؓ کی ایک بہن تھی۔ جب یہ نبی کریم ﷺ کے پاس جانے کے لئے نکلتے

www.KitaboSunnat.com

تو یہ اُنہیں آپ ﷺ کے بارے میں اذیت دیتی اور نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی، وہ مشرک تھی۔ ایک دن عمیر نے اس کے لئے تلوار لپیٹ کر ساتھ اٹھا لی اوراس کے پاس آئے اوراس سے قتل کردیا۔ اس عورت کے بیٹے کھڑے ہوگئے اور چیخنے لگے اور کہنے لگے: ہمیں معلوم ہے، اسے کس نے قتل کیا؟ یہ کیسے ہوا کہ ہماری ماں قتل کردی گئی جبکہ ان لوگوں کے ماں باپ بھی مشرک ہیں؟ جب عمیرؓ کوخطرہ لاحق ہوا کہ وہ کہیں اس کے قاتل کی بجائے کسی دوسرے کوقتل نہ کردیں تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اورسارے معاملے کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اپنی بہن کوقتل کردیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو نے اسے کیوں قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: وہ آپ ﷺ کو بُرا بھلا کہہ کر مجھے تکلیف دیتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے بیٹوں کی طرف پیغام بھیج کر، ان سے قاتلوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کسی اور کا نام لیا۔ آپ ﷺ نے انہیں صحیح قاتل کے بارے میں بتایا اوراس عورت کا خون رائیگاں قرار دیا۔'' (مجمع الزوائد ۲۶۰/۶، رواتہ ثقات)

④ بنوخطمہ کی گستاخ عورت کا قتل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَصْمَاءَ بِنْتَ مَرْوَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَت تَحْتَ يَزِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُطَمِي وَكَانَتْ تُؤْذِي النَّبِيَّ ﷺ وَتُعِيبُ الإِسْلاَمَ وَتُحَرِّضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: فَبِإِسْتِ بَنِي مَالِكٍ وَالنَّبِيبِ وَعَوفٍ وَ بِإِسْتِ بَنِي الْخَزْرَجِ أَطَعْتُمْ أُتَاوِي مِنْ غَيرِكُمْ فَلاَ مِنْ مُرَادٍ وَ لاَمَذْحِجِ تَرْجُونَهُ بَعْدَ قَتْلِ الرُّؤُسِ كَمَا تُرْتَجى مِرقُ الْمُنْضَجِ وَقَالَ عُمَيرُ بْنُ عَدِى الْخُطَمِى: حِينَ بَلَغَ قَولُهَا وَتَحْرِيضُهَا اللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ نَذْرٌ لَئِنْ رَدَدْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ لأَقْتُلَنَّهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَدْرٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ جَاءَ عُمَيرُ بْنُ عَدِيٍ فِي جَوفِ اللَّيْلِ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فِي بَيْتِهَا وَحولَهَا نَفَرٌ مِنْ وُلْدِهَا نِيَامٌ مِنْهُمْ مَنْ تُرْضِعُهُ فِي صَدْرِهَا فَجَسَّهَا بِيَدِهِ فَوَجَدَ الصَّبِيَّ تُرْضِعُهُ فَنَحَاهُ عَنْهَا ثُمَّ وَضَعَ سَيْفَهُ عَلَى صَدْرِهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ مِنْ ظَهْرِهَا ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى صَلَّى الصُّبحَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرَ إِلَى عُمَيرٍ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: «أَقَتَلْتَ بِنْتَ مَرْوَانَ؟» قَالَ. نَعَمْ. بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ وَخَشِيَ عُمَيرُ أَنْ يَكُونَ أَفْتَاتٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَتْلِهَا فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيءٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لاَيَنْتَطِحُ فِيهَا عَنزَان» فَإِنَّ أَوَّلَ مَاسَمِعْتُ هَذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُمَيرُ: فَالْتَفتَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَنْ حَولَهُ فَقَالَ: «إِذَا أَحْبَبْتُمْ أَنْ تَنظُرُوا إِلَى رَجُلٍ نَصَرَاللهَ وَ رَسُولَهُ بِالْغَيبِ فَانْظُرُوا إِلَى عُمَيرِ بْنِ عَدِيٍّ» قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: أُنْظُرُوا إِلَى هَذَا الأَعْمَى الَّذِي تَسْرِي فِي طَاعَةِ اللهِ فَقَالَ: «لاَتَقُلِ الأَعْمَى، وَلَكِنَّهُ الْبَصِيرُ». فَلَمَّا رَجَعَ عُمَيرُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَدَ بَنِيهَا فِي جَمَاعَةٍ يَدْفُنُونَهَا فَأَقْبَلُوا إِلَيهِ حِينَ رَأَوْهُ مُقْبِلًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا: يَاعُمَيرُ «أَنْتَ قَتَلْتَهَا» فَقَالَ: نَعَمْ. فَكِيدُونِ جَمِيعًا ثُمَّ لاَتُنْظِرُونَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْقُلْتُمْ بِأَجْمَعِكُمْ مَا قَالَتْ لَضَرَبْتُكُمْ بِسَيفِي هَذَا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ أَقْتُلَكُم فَيَوْمَئِذٍ ظَهَرَ الإِسْلاَمُ فِي بَنِي خُطَمَةَ وَكَانَ مِنْهُمْ رِجَالٌ يَسْتَخْفُونَ بِالإِسْلاَمِ خَوْفًا مِنْ قَوْمِهِمْ

''حضرت عبداللہ بن حارث بن فضل اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عصما بنت ِمروان جو بنواُمیہ بن زید خاندان سے تعلق رکھتی تھی اور یزید بن زید بن حصین خطمی کی بیوی تھی۔ یہ نبی ﷺ کو ایذا پہنچاتی، اسلام پر عیب جوئی کرتی اور لوگوں کو نبی کریم ﷺ کے خلاف اُبھارتی تھی اور اکثر یہ اشعار پڑھا کرتی تھی: ''بنو مالک، نبیب اور عوف کی سرین اور بنوخزرج کی سرین کی تم پیروی کرتے ہو۔کیا وہ تمہیں دوسرے سے پناہ دیتی ہے، جبکہ نہ اس سے مراد پوری ہوتی ہے اور نہ بچہ جنم لیتا ہے۔تم سروں کے کٹنے کے بعد اس سے ایسے ہی امید کرتے ہو جیسے گوشت بھننے کے لئے لگائی گئی سلاخ سے شوربے کی اُمید کی جائے۔''

عمیر بن عدی خطمی کہتے ہیں: جب اس عورت کے یہ اشعار اور نبی کریم ﷺ کے خلاف ترغیب مجھ تک پہنچی تو میں نے نذر مان لی کہ اے اللہ! اگر تو نے اپنے رسول ﷺ کو مدینہ لوٹا دیا تو میں اس عورت کو ضرور قتل کروں گا۔ اس روز رسول اللہ ﷺ بدر میں تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو عمیر بن عدیؓ رات کی تاریکی میں اس کے گھر میں داخل ہوگئے۔اس وقت اس کے اردگرد اس کے بچے سوئے ہوئے تھے جن میں سے ایک کو وہ اپنا دودھ پلا رہی

تھی۔ جب اس نے اپنے ہاتھ سے چھوکر دیکھا تو اس کو لگا کہ وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچہ اس سے علیحدہ کیا اور اپنی تلوار اس کے سینے پر رکھی اور اس کے پیٹ کے پار اُتار دی۔ پھر وہ وہاں سے نکلے اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے اور عمیر کی طرف دیکھا تو فرمایا: کیا تو نے مروان کی بیٹی کو قتل کر دیا ہے؟ عمیر نے جواب دیا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ عمیر کو ڈر محسوس ہوا کہ کہیں اس کے قتل کی وجہ سے اللہ کے رسولؐ ناراض نہ ہوں۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس کا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ محاورہ پہلی مرتبہ سنا تھا۔ عمیر کہتے ہیں! پھر نبی کریم ﷺ اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم کسی ایسے آدمی کو دیکھنا پسند کرو جس نے غیب میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نصرت کی ہے تو عمیرؓ بن عدی کو دیکھ لو۔ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ اس نابینے کی طرف دیکھو جو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں چلتا ہے، آپؐ نے فرمایا: اسے نابینا مت کہو یہ تو بینا ہے۔ عمیرؓ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت سے واپس لوٹے تو اپنے بیٹوں کو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر اسے دفن کرتے ہوئے پایا، جب ان لوگوں نے انہیں مدینہ کی جانب سے آتے ہوئے دیکھا تو ان کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: اے عمیرؓ! کیا تم نے اسے قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے جواب دیا: ہاں! چاہو تو تم سب میرے خلاف تدبیر کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم سب بھی وہی بات کہو جو اس نے کہی تھی تو میں تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کردوں گا یا خود مرجاؤں گا۔ یہی وہ دن تھا کہ بنوخطمہ قبیلے میں اسلام غالب ہوا ورنہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو اپنی قوم کے ڈر سے اسلام کو حقیر سمجھتے تھے۔''

(المغازی للواقدی ۱/۱۷۲،۱۷۳؛ الصارم المسلول علی شاتم الرسول ۹۴، ۹۵، مجمع الزوائد: ۶/۲۶۰)

⑤ عبداللہ بن خطل اور عبداللہ بن ابی سرح کا واقعہ

یہ شخص پہلے مسلمان ہوگیا تھا، آپ نے اسے عاملِ زکوٰۃ بنا کر بھیجا تو صدقات وصول کرنے کے بعد راستے میں اپنے غلام سے ناراض ہوکر اسے قتل کردیا اور خود مرتد ہوگیا۔

www.KitaboSunnat.com

صدقات کے اونٹ ساتھ لے گیا اور جا کر مشرکین مکہ سے مل گیا۔ یہ نبی کریمؐ کی شان میں ہجوگوئی کیا کرتا اور اپنی دو لونڈیوں کو کہتا کہ ان اشعار کو گا کر لوگوں کو سناؤ۔ قرتنی اور قریبہ اس کی لونڈیوں کے نام تھے۔ جن میں سے ایک ماری گئی اور دوسری نے امان کی درخواست کی جسے امان دے دی گئی۔ (الصارم المسلول:۱۳۲، زرقانی شرح موطا:۲/۳۱۵،۳۱۴، المغازی:۲/۸۶۰،۸۵۹)

جب مکہ مکرمہ فتح ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے چار اشخاص اور دو عورتوں کے ماسوا سب کو امان دے دی۔ مُصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«اقتلوهم وإن وجدتموهم متعلقين بأستار الكعبة : عكرمة بن أبي جهل وعبد الله بن خطل ومقيس بن صبابة وعبد الله بن سعد بن أبي السرح» فاستبَق إليه سعيد بن حُريث وعمار بن ياسر فسبق سعيد عمارًا وكان أشب الرجلين فقتله...... وأما عبد الله بن أبي سرح فإنه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله ﷺ الناس إلى البيعة جاء به حتى أوقفه على النبي . قال: يا رسول الله بايع عبد الله . قال فرفع رأسه فنظر إليه ثلاثًا كل ذلك يأبٰى . فبايعه بعد ثلاث ثم أقبل على أصحابه فقال: «أما كان منكم رجل رشيد يقوم إلى هذا حيث رأني كففت يدي عن بيعته فيقتله» فقالوا: وما يدرينا يا رسول الله ! ما في نفسك هلا أومأت إلينا بعينك؟ قال «إنه لا ينبغي لنبي أن يكون له خائنة أعين»

(سنن نسائی:۲/۴۰۷، بخاری:۱۸۴۶)

''ان افراد کو جہاں بھی پاؤ حتیٰ کہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے بھی ملیں تو ان کو قتل کردو: عکرمہ، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ چنانچہ سعید بن حریث اور عمار بن یاسر نے عبداللہ بن خطل کو (بیت اللہ کے پردوں پر لٹکا) پالیا تو سعید نے زیادہ جوان ہونے کی وجہ سے عمار پر سبقت کرکے اسے قتل کردیا...... جبکہ عبداللہ بن سرح نے حضرت عثمانؓ کے پاس پناہ لے لی۔ پھر جب نبی کریمؐ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو حضرت عثمان نے عبداللہ کو وہاں پیش کردیا اور نبی کریم ﷺ کو سفارش کی کہ اس سے بیعت فرمالیجئے۔ آپ نے تین بار سر اُٹھا کر عبداللہ بن سرح کو دیکھا لیکن اس کا اسلام قبول نہ کیا،

www.KitaboSunnat.com

آخر کار تیسری بار اس سے بیعت کر لی۔ پھر اپنے صحابہ سے گویا ہوئے: کیا تم میں کوئی سمجھ دار شخص نہیں تھا کہ جب میں عبداللہ کی بیعت قبول کرنے سے انکار کر رہا تھا تو وہ عبداللہ کو قتل کر دیتا؟ صحابہؓ نے جواب دیا: ہمیں کیسے اس بات کا پتہ چلتا (کہ اس کو قتل کر دیا جائے) ؟ آپ ہمیں آنکھ سے ہی اشارہ فرما دیتے تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ کسی نبی کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ آنکھوں سے اشارے کرے۔''

فتح الباری میں عبداللہ بن ابی سرح کا جرم ارتداد ذکر کیا گیا ہے۔(۱۲/۹۵) جبکہ بعض دیگر کتبِ سیرت میں اس کو توہین رسالت کا مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

بعض دیگر واقعات

⑥ عن البراء بن عازب قال بعث رسول الله إلى أبي رافع اليهودي رجالا من الأنصار فأمّر عليهم عبد الله بن عتيك وكان أبو رافع يؤذي رسول الله ويعين عليه (صحیح بخاری:۴۰۳۹)

''رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کو قتل کرنے کے لئے چند انصار کا انتخاب فرمایا جن پر عبد اللہ بن عتیکؓ کو امیر مقرر کیا گیا۔ اور یہ ابورافع رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا اور آپ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا۔'' (مزید تفصیل دیکھیں: فتح الباری:۷/۳۴۲،۳۴۳، تاریخ طبری:۳/۶)

⑦ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِين: أَنَّ امْرَأَةً سَبَّتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَتَلَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۸/۲۰۳)

''حضرت عروہ بن محمد بلقین کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کر دیا۔''

✱ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بِلْقِيْن أَو قَالَ أُلْفِينَّ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّ النَّبِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فَخَرَجَ إِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدُ فَقَتَلَهَا

(مصنف عبد الرزاق:۹۷۰۵، المحلی از ابن حزم:۱۱/۴۱۳، الشفاء:۲/۹۵۱)

'' ایک عورت نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کیا کرتی تھی، تو آپ نے فرمایا: میرے اس دشمن سے کون میرا بدلہ لے گا۔ چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ گئے اور جا کر اس کو قتل کر دیا۔''

⑧ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى

مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ دَمَهَا (السنن الکبریٰ از امام بیہقی ۷/۶۰، سنن ابوداود: ۴۳۶۲ 'ضعیف')

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالی دیتی تھی اور آپؐ کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر قتل کردیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔'' (یعنی خون کا قصاص نہیں لیا)

⑨ عن عِكْرِمَةَ مولَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي؟ فقالَ الزُّبَيرُ: أَنَا . فَبَارَزَهُ الزُّبَيرُ . فَقتلَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ سَلَبَهُ (مصنف عبدالرزاق ۵/۲۳۷، ۳۰۷، رقم ۹۴۷۷)

''حضرت عکرمہ جو ابن عباسؓ کے غلام ہیں، ان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ایک مشرک نے گالی دی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن سے میرا بدلہ کون لے گا؟ حضرت زبیرؓ نے کہا: میں! حضرت زبیرؓ نے اس مشرک کو للکارا اور اسے قتل کردیا، نبی کریم ﷺ نے مشرک کا مالِ غنیمت اُنہیں عطا کردیا۔''

☜ اس کے علاوہ بھی چند واقعات علماے سیر نے درج کئے ہیں مثلاً

⑩ حویرث بن نقید کی ہجو طرازی: نبی کریم ﷺ نے جب اس کا خون جائز قرار دیا تو حضرت علیؓ نے اس کا کام تمام کردیا۔ (المغازی از واقدی: ۲/۸۵۷)

⑪ بنوعمرو بن عوف کے شخص ابوعفک کا قتل: یہ ۱۲۰ سالہ بوڑھا شخص مدینہ منورہ آکر لوگوں کو آپؐ کی عداوت پر بھڑکایا کرتا، بالخصوص غزوۂ بدر کے بعد اس نے صحابہؓ اور حضورؐ کی شان میں ہجو یہ قصیدہ کہا چنانچہ سالم بن عمیر نے اسے قتل کردیا۔ (الصارم المسلول: ص ۱۰۴)

⑫ انس بن زنیم دیلی نے معاہد ہونے کے باوجود آپ کی ہجو گوئی کی، چنانچہ خزاعہ قبیلہ کے ایک نوجوان نے اس پر حملہ کرکے اس کے سر پر لکڑی کی چوٹ ماری۔ لیکن اس نے اپنے گناہ کی معافی، اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں مدح گوئی کی اور معافی کا طالب ہوا۔ رحمۃ للعالمین ﷺ نے اس کا خون پہلے رائیگاں قرار دینے کے باوجود اُسے معاف کردیا۔

(المغازی: ۲/۷۹۱، الصارم المسلول: ص ۱۰۶)

⑬ ایک نصرانی شخص کے بارے میں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دی تھیں جس پر اس کو قتل کردیا گیا تھا۔ (مصنف عبدالرزاق: ج ۵/ص ۳۰۷)

www.KitaboSunnat.com

⑭ سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی تکذیب کی۔ آپ ﷺ نے علیؓ اور زبیرؓ سے فرمایا: جاؤ اگر وہ مل جائے تو اسے قتل کردو۔ (ایضاً: ج۵ ص ۳۰۸)

⑮ قاضی عیاضؒ نے اپنی کتاب الشفاء میں ابن قانع سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے والد کو آپ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا تو یہ مجھ سے برداشت نہ ہوسکا، اس لئے میں نے اسے قتل کردیا۔ تو آپ نے اس سے باز پرس نہیں فرمائی☆۔ (الشفاء: ۲/ ۴۸۹)

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے یا آپ کو جھٹلانے والے کی سزا

اسلام کی رو سے جہاں ذاتِ نبوی کو غیر معمولی عصمت وتقدس حاصل ہے، وہاں فرمانِ نبوی کی حیثیت بھی انتہائی قابل احترام ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ذمہ کسی قول کا بھی الزام عائد کرتا پھرے۔ ایسی کوتاہی پر جہاں زبانِ رسالت سے جہنم کی وعید صادر ہوئی ہے، وہاں دنیا میں بھی یہ امر سنگین سزا کا مستوجب ہے۔ حتی کہ زیر نظر واقعہ میں تو نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کو قتل تک کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ سعید بن جبیر قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی قَرْیَةٍ مِن قُرَی الأَنْصَارِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْسَلَنِي إِلَیکُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ تُزَوِّجُونِي فُلَانَةَ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِهَا: جَائَنَا هٰذَا بِشَيءٍ مَانَعْرِفُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْزِلُوا الرَّجُلَ وَأَكْرِمُوهُ حَتَّی آتِیکُمْ بِخَبَرِ ذٰلِكَ فَأَتَی النَّبِيَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِیًّا وَالزُّبَیرَ فَقَالَ: إِذْهَبَا فَإِنْ أَدْرَکْتُمَاهُ فَاقْتُلَاهُ وَلاَ أَرَاکُمَا تُدْرِکَانِهِ قَالَ: فَذَهَبَا فَوَجَدَاهُ قَدْ لَدَغَتْهُ حَیَّةٌ فَقَتَلَتْهُ فَرَجَعَا إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ کَذَبَ عَلَيَّ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

(دلائل النبوۃ از بیہقی ۶/ ۲۸۴...... البتہ اس حدیث کا آخری حصہ صحیح بلکہ متواتر ہے، اس حدیث کی سند میں عطاء بن سائب ہے جس کی قبل از اختلاط علما نے توثیق کی ہے۔ سیر اعلام النبلاء ۶/ ۱۱۰)

''حضرت سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی تھا، وہ انصار کی ایک بستی کی طرف آیا اور

☆ اس نوعیت کے واقعات کی مزید تفصیل کے لئے کتبِ حدیث کے ابواب سبّ النبي ﷺ اور محدث میں شائع ہونے والے مضمون 'توہین رسالت اور احادیثِ نبویہ' (مجریہ مارچ ۲۰۰۶ء) کا مطالعہ کریں۔

www.KitaboSunnat.com

کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ تم فلاں عورت کی مجھ سے شادی کروا دو۔ اس عورت کے خاندان کے ایک آدمی نے کہا کہ یہ ہمارے پاس ایسی خبر لایا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کا کوئی ثبوت نہیں ہے، اس آدمی کو عزت سے بٹھاؤ، یہاں تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے کوئی اطلاع نہ لے آؤں۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کو حکم دیا کہ جاؤ، اگر تم اسے پاؤ تو قتل کر دینا، میرا نہیں خیال کہ تم اُسے پالو گے۔ وہ دونوں گئے تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ایک سانپ نے ڈس کر ہلاک کر دیا ہے۔ اُنہوں نے واپس آ کر نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر دی، آپ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے غلط بات منسوب کرتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔''

☜ ایسے ہی جو مسلمان شخص نبی کریم ﷺ کے فیصلے کو تسلیم نہ کرے، تو اس کو قتل کر دینے کا تذکرہ بھی زیر نظر حدیث میں ملتا ہے۔ راقم کے پیش نظر یہاں ان واقعات کی تفصیلی بحث پیش نظر نہیں، اس لئے یہ واقعہ بلا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے:

عَنْ مکحول قَالَ: کَانَ بَیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِینَ وَرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِینَ مُنَازَعَةٌ فِی شَيْءٍ فَأَتَیَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَضٰی عَلَی الْمُنَافِقِ فَانْطَلَقَا إِلَی أَبِی بَکْرٍ فَقَالَ: مَاکُنْتُ لأَقْضِی بَیْنَ مَنْ یَرْغَبُ عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَا إِلَی عُمَرَ فَقَصَّا عَلَیْهِ فَقَالَ عُمَرُ: لاَتَعْجَلاَ حَتّٰی أَخْرُجَ إِلَیْکُمَا فَدَخَلَ فَاشْتَمَلَ عَلَی السَّیْفِ وَخَرَجَ فَقَتَلَ الْمُنَافِقَ ثُمَّ قَالَ هٰکَذَا أَقْضِی بَیْنَ مَنْ لَمْ یَرْضَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُونَ حَتّٰی یُحَکِّمُوكَ...﴾ فَسُمِّیَ الْفَارُوقُ (تفسیر درمنثور: ۱۸۱/۲، تفسیر ابن کثیر: ۷۸۹/۱)

''حضرت مکحول بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی مسلمان اور منافق کے درمیان، کسی بات پر جھگڑا ہوگیا، وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے منافق کے خلاف فیصلہ فرما دیا۔ پھر وہ دونوں حضرت ابوبکرؓ کی طرف چلے گئے، انہوں نے کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو نہیں مانتا، میں اس کے درمیان فیصلہ نہیں کرسکتا۔ پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمرؓ نے کہا: میرے واپس آنے تک تم یہیں ٹھہرنا، حضرت عمرؓ گھر سے

www.KitaboSunnat.com

تلوار سونت کر آئے اور منافق کو قتل کر دیا اور کہا: جو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا، اس کے لئے میں اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے یہ آیت نازل کر دی۔ ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ﴾ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا لقب 'فاروق' پڑ گیا۔''

یہی واقعہ ایک اور حدیث میں یوں بھی بیان ہوا ہے کہ

عن أبي الأسود قال: اِخْتَصَمَ رَجُلاَنِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِى قُضِيَ عَلَيْهِ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَتَيَا إِلَيْهِ فَقَالَ الرَّجُلُ: قَضَى لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا، فَقَالَ رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ فَقَالَ:أَكَذَلِكَ؟قَالَ نَعَمْ. فَقَالَ عُمَرُ: مَكَانَكُمَا حَتَّى أَخْرُجَ إِلَيْكُمَا فَأَقْضِى بَيْنَكُمَا فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا مُشْتَمِلًا عَلَى سَيْفِهِ فَضَرَبَ الَّذِي قَالَ: رُدَّنَا إِلَى عُمَرَ، فَقَتَلَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ (لباب النقول ۱/۹۰؛ درمنثور ۲/۱۸۰)

''حضرت ابو اسود بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جھگڑا لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرما دیا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا کہ عمرؓ کے پاس چلتے ہیں۔ جب وہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دوسرے آدمی (جس کے حق میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا تھا) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے خلاف میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے، لیکن اس نے کہا: عمرؓ کے پاس چلئے۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: تم دونوں یہیں ٹھہرو، میں ابھی آ کر تمہارا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ تلوار سونت کر آئے اور جس نے کہا تھا کہ عمرؓ کے پاس چلو، اسے قتل کر دیا۔ اللہ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ...﴾ ''تیرے ربّ کی قسم! یہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے، جب تک تجھے اپنے جھگڑوں میں قاضی تسلیم نہ کر لیں۔'' (النساء ۴: ۶۵)

☜ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں (۳/۹۹۴) اور دیگر اہل علم نے اس حدیث کو ابن لہیعہ کے طریق سے روایت کیا ہے لیکن یہ طریق ضعیف ہے۔ البتہ ابو مغیرہ اور شعیب بن شعیب کے طرق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ لہٰذا حافظ ابن کثیر نے ان شواہد کی بنا پر اس روایت کو قوی شمار کیا ہے۔ (مسند الفاروق: ۲/۸۷۶، بحوالہ أقضية الخلفاء الراشدين: ۲/۱۱۸۸)

www.KitaboSunnat.com